بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

فَاِنۡ تَنَازَعۡتُمۡ فِیۡ شَیۡءٍ فَرُدُّوۡہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوۡلِ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ ذٰلِکَ خَیۡرٌ وَّاَحۡسَنُ تَاۡوِیۡلًا۔(النساء:۶۰)

پس اگر کسی بات میں تم میں باہم نزاع واقعہ ہوتو اِس اَمر کو فیصلہ کیلئے اللہ اور رسول کے حوالہ کرو

اگر تم اللہ اور آخری دن پر ایمان لاتے ہوتو یہی کرو کہ یہی بہتر اور اَحسن تاویل ہے

اصل وجہ تنازعہ الہامی پیشگوئی مصلح موعود ہے اور اُسکے حل کا طریق کار

(حضرت حکم وعدل علیہ السلام کی سنت اور طرز عمل کی روشنی میں)

محترمی خالد واسطی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے:۔ ”وَإِذۡ أَخَذَ اللّٰہُ مِیۡثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَا آتَیۡتُکُمۡ مِّنۡ کِتَابٍ وَّ حِکۡمَۃٍ ثُمَّ جَاءَ کُمۡ رَسُوۡلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمۡ لَتُؤۡمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنۡصُرُنَّہٗ قَالَ ءَاَقۡرَرۡتُمۡ وَأَخَذۡتُمۡ عَلٰی ذٰلِکُمۡ إِصۡرِیۡ قَالُوۡا أَقۡرَرۡنَا قَالَ فَاشۡہَدُوۡا وَأَنَا مَعَکُمۡ مِّنَ الشَّاہِدِیۡنَ“ (ال عمران آیت ۔۸۲) اور جب اللہ نے نبیوں سے پختہ عہد لیا کہ جب میں تمہیں کتاب اور حکمت دے دوں پھر اگر کوئی ایسا رسول تمہارے پاس آجائے جو اُس کلام کی تصدیق کرنیوالا ہو جو تمہارے پاس ہوتو تم ضرور اُس پر ایمان لے آنا اور ضرور اُسکی مدد کرنا۔ فرمایا کہ کیا تم اقرار کرتے ہو اور اِس پر مجھ سے عہد باندھتے ہو؟ اُنہوں نے کہا کہ ہاں ہم اقرار کرتے ہیں۔ فرمایا پس گواہ رہنا اور میں (بھی) تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔

ایک دوسری جگہ پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ ”وَإِذۡ أَخَذۡنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیۡثَاقَہُمۡ وَمِنۡکَ وَمِنۡ نُّوۡحٍ وَّإِبۡرَاھِیۡمَ وَمُوۡسٰی وَعِیۡسَی ابۡنِ مَرۡیَمَ وَأَخَذۡنَا مِنۡہُمۡ مِّیۡثَاقًا غَلِیۡظًا ۝ لِّیَسۡأَلَ الصّٰدِقِیۡنَ عَنۡ صِدۡقِہِمۡ وَأَعَدَّ لِلۡکَافِرِیۡنَ عَذَابًا أَلِیۡمًا (احزاب۔۸،۹)

ترجمہ۔ اور جب ہم نے نبیوں سے اُنکا عہد لیا اور تجھ سے بھی اور نوح سے اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ ابن مریم سے۔ اور ہم نے اِن سے بہت پختہ عہد لیا تھا۔ تا کہ وہ سچوں سے اُنکی سچائی کے متعلق سوال کرے اور کافروں کیلئے اُس نے دردناک عذاب تیار کیا ہے۔

جیسا کہ اِن آیات کریمہ سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میثاق النبیین کے مطابق ہر نبی سے ایک پختہ عہد لیا تھا اور وہ عہد یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو اُسکے بعد آنے والے مامور کی پیشگوئی عطا فرمائی۔ چنانچہ ہر نبی نے الٰہی حکم کے مطابق اِس پیشگوئی کو اپنے ماننے والوں کے آگے خوب کھول کر بیان فرما دیا اور ساتھ ہی اُنہیں یہ نصیحت بھی فرمائی کہ جب وہ موعود آئے تو اُسے مان لینا اور اُسکی مدد کرنا۔ آنحضور ﷺ اور حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریمؑ بھی اِسی میثاق النبیین کے مطابق موعود نبی تھے۔ اِسی میثاق النبیین کے مطابق اللہ تعالیٰ نے آنحضور ﷺ کو بھی آپکے بعد نزول مسیح عیسیٰ ابن مریم کی پیشگوئی عنایت فرمائی تھی اور آپ ﷺ نے اِس پیشگوئی کو اُمت کے آگے خوب کھول کر بیان فرما دیا اور نصیحت فرمائی کہ جب اُس موعود مسیح عیسیٰ ابن مریم کا نزول ہوتو تم اُس پر ایمان لانا اور اُسکی مدد کرنا۔ جیسا آنحضرت

فرماتے ہیں:۔

(۱)’’عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَیُوْشِکَنَّ اَنْ یَّنْزِلَ فِیْکُمْ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا عَدْلًا فَیَکْسِرَ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعُ الْحَرْبَ وَیُفِیْضُ الْمَالَ حَتّٰی لَا یَقْبَلَهٗ اَحَدٌ حَتّٰی تَکُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَیْرًا مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا ثُمَّ یَقُوْلُ اَبُوْ هُرَیْرَةَ وَاقْرَؤُا اِنْ شِئْتُمْ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْکِتَابِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَیَوْمَ الْقِیَامَةِ یَکُوْنُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا۔النساء۔۱۵۹(بخاری کتاب الانبیاء باب نزول عیسیٰ بن مریم)۔۔(حدیقۃ الصالحین۔صفحہ ۸۹۹)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے عنقریب تم میں ابن مریم نازل ہوں گے، عادل حاکم ہونگے، وہ صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے۔لڑائی کو ختم کریں گے یعنی اس کا زمانہ مذہبی جنگوں کے خاتمہ کا زمانہ ہوگا۔اسی طرح وہ مال بھی لُٹائیں گے لیکن کوئی اسے قبول نہیں کرے گا۔ایسے وقت میں ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا یعنی مادیت کے فروغ کا زمانہ ہوگا۔یہ روایت بیان کرتے ہوئے ابو ہریرہؓ کہتے ہیں اگر تم چاہو تو یہ آیت وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْکِتَابِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَیَوْمَ الْقِیَامَةِ یَکُوْنُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا پڑھ کر اس سے سمجھ سکتے ہو کہ اہل کتاب میں سے کوئی نہیں مگر وہ اپنی موت سے پہلے اس مسیح پر ایمان لائے گا۔اور وہ قیامت کے دن اُن پر گواہ ہوگا۔

(۲)۔’’عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ:۔قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ اَدْرَکَ مِنْکُمْ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ فَلْیُقْرَأْهُ مِنِّی السَّلَامَ۔‘‘(مستدرک حاکم کتاب الفتن۔دُرِ منثور)حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو عیسیٰ ابن مریم کو پائے وہ اُسے میرا سلام پہنچائے۔

(۳)’’عَنْ عَبْدِاللهِ ابْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:یَنْزِلُ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ اِلَی الْاَرْضِ فَیَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَهٗ وَیَمْکُثُ خَمْسًا وَاَرْبَعِیْنَ سَنَةً ثُمَّ یَمُوْتُ فَیُدْفَنُ مَعِیَ فِیْ قَبْرِیْ فَاَقُوْمُ اَنَا وَعِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ فِیْ قَبْرٍ وَاحِدٍ بَیْنَ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ۔‘‘(مشکوٰۃ جلد ۳ باب نزول عیسیٰ علیہ السلام صفحہ ۴۹)حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ بن مریم تشریف لائیں گے وہ شادی کرینگے اور اُنکی اولاد ہوگی اور وہ پنتالیس (۴۵) سال رہیں گے پھر وفات پائیں گے اور میرے ساتھ میری قبر میں دفن کیے جائیں گے پھر میں اور عیسیٰ بن مریم ایک ہی قبر سے ابوبکرؓ و عمرؓ کے درمیان سے اُٹھیں گے۔

میثاق النبیین کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نزول مسیح عیسیٰ ابن مریم کی پیشگوئی کے حوالہ سے اُمت محمدیہ اس غلط فہمی میں مبتلا ہوگئی کہ اِس نزول مسیح سے مراد موسوی مریمؑ کے بیٹے حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا اصالتاً نزول مراد ہے۔جو کہ اُنکے عقیدہ کے مطابق صلیب سے بچ کر زندہ بجسم عنصری آسمان پر چڑھ گئے تھے۔اُمت محمدیہ میں یہ غلط عقیدہ کس طرح پیدا ہوا؟ اِسکی تفصیل میں یہاں چھوڑتا ہوں اور قارئین اِس کا اجمالاً ذکر خاکسار کے مضمون ۳۹ (حضرت بانئے سلسلہ احمدیہ کا مقام و مرتبہ) کے شروع میں پڑھ سکتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی نزول مسیح عیسیٰ ابن مریم کے مطابق حیات مسیح اور نزول مسیح عیسیٰ ابن مریم ناصریؑ کا یہ عقیدہ ہزاروں سال

سے مسلمانوں کے ایمان کا جُز بنا چلا آ رہا تھا اور حضرت مرزا غلام احمدؑ کا بھی یہی پیدائشی عقیدہ تھا۔جیسا کہ آپؑ اپنی شہرہ آفاق کتاب براہین احمدیہ میں اپنے اِسی عقیدے کا ذکر اس طرح فرماتے ہیں:۔

(۱)''ھُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَہٗ بِالۡھُدٰی وَ دِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡھِرَہٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّہٖ وَ لَوۡ کَرِہَ الۡمُشۡرِکُوۡنَ (الصّف۔۱۰)۔یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے۔اور جس غلبۂ کاملہ دین اِسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا۔اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اِس دنیا میں تشریف لائیں گے تو اُنکے ہاتھ سے دین اِسلام جمیع آفاق اور اَقطار میں پھیل جائے گا۔''(روحانی خزائن جلد ا صفحہ ۵۹۳ حاشیہ درحاشیہ)

(۲)اِسی کتاب میں آپؑ آگے جا کر فرماتے ہیں:۔''عَسٰی رَبُّکُمۡ اَنۡ یَّرۡحَمَکُمۡ وَ اِنۡ عُدتُّمۡ عُدۡنَا وَ جَعَلۡنَا جَھَنَّمَ لِلۡکَافِرِیۡنَ حَصِیۡرًا۔ خدائے تعالیٰ کا اِرادہ اس بات کی طرف متوجہ ہے جو تم پر رحم کرے اور اگر تم نے گناہ اور سرکشی کی طرف رُجوع کیا تو ہم بھی سزا اور عقوبت کی طرف رُجوع کریں گے۔اور ہم نے جہنم کو کافروں کیلئے قید خانہ بنا رکھا ہے۔یہ آیت اِس مقام میں حضرت مسیح کے جلالی طور پر ظاہر ہونے کا اِشارہ ہے۔یعنی اگر طریق رِفق اور نرمی اور لطف اور اِحسان کو قبول نہیں کریں گے اور حق محض جو دلائل واضحہ اور آیات بینہ سے کھل گیا ہے اِس سے سرکش رہیں گے تو وہ زمانہ بھی آنیوالا ہے کہ جب خدائے تعالیٰ مجرمین کیلئے شدت اور عنف اور قہر اور سختی کو استعمال میں لائے گا اور حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اُتریں گے اور تمام راہوں اور سڑکوں کو خس وخاشاک سے صاف کر دیں گے اور کج اور ناراست کا نام ونشان نہ رہے گا اور جلال اِلٰہی گمراہی کے تخم کو اپنی تجلی قہری سے نیست ونابود کر دے گا۔اور یہ زمانہ اُس زمانہ کیلئے بطور اَرہاص کے واقع ہے یعنی اُس وقت جلالی طور پر خدائے تعالیٰ اِتمام حجت کرے گا۔اب بجائے اُسکے جمالی طور پر یعنی رفق اور اِحسان سے اِتمام حجت کر رہا ہے۔''(روحانی خزائن جلد ا صفحہ ۶۰۱ تا ۶۰۲ حاشیہ درحاشیہ)

حضرت مرزا غلام احمدؑ کے مذکورہ بالا دونوں اقتباسات سے یہ قطعی طور پر ثابت ہے کہ آپؑ بھی پیدائشی طور پر دیگر اُمت کی طرح حیات اور نزول مسیح عیسیٰ ابن مریم ناصریؑ کے عقیدہ پر قائم تھے۔اور یہ بھی واضح رہے کہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی نزول مسیح عیسیٰ ابن مریم کے مصداق نے مسیح موعود ہونے کے علاوہ اپنے وقت کا مجدد، مامور من اللہ، مردِ حق اور مردِ خدا بھی ہونا تھا۔اُنیسویں صدی عیسوی کی نویں دہائی (۱۸۸۰ء تا ۱۸۹۰ء) وہ زمانہ تھا جب کہ سارے ہندوستان میں عیسائیوں کے تبلیغی مشن قائم ہو چکے تھے اور لاکھوں اور کروڑوں کی تعداد میں کتب، پمفلٹ اور اِشتہارات مفت تقسیم کیے جا رہے تھے۔جگہ جگہ سے رَبُّنَا الۡمَسِیۡح رَبُّنَا الۡمَسِیۡح کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں اور زندہ جاوید اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا جس نے قربِ قیامت میں آسمان سے جلالی نزول فرما کر خدائی بادشاہت کو قائم کرنا تھا وہ یسوع مسیح ناصری قرار دیا جا رہا تھا۔مذہبی اعتقادات کے لحاظ سے مسلمانوں کو مرتد بنانے کیلئے عیسائی مبلغوں کے پاس سب سے بڑا حربہ یہ تھا کہ یسوع مسیح آسمان پر زندہ موجود ہے اور وہی دنیا کی رُستگاری اور اقوام عالم کی نجات کیلئے آخری زمانہ میں جلالی شان کیساتھ آسمان سے نازل ہوگا۔تمام اَنبیاء بشمول محمد (ﷺ) چونکہ اِس جہان فانی سے کوچ کر چکے ہیں اور وہ کسی کی مدد نہیں کر سکتے۔لہٰذا زندہ کو

چھوڑ کر مردہ کے پیچھے لگنا عقلمندی نہیں ہے۔ اِس وجہ سے مسلمانوں کا خصوصاً تعلیم یافتہ طبقہ دین اسلام سے بدظن ہوکر عیسائیت کی گود میں جارہا تھا۔ چناچہ اس مایوسی کی حالت میں حضرت بانئے سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے ۱۸۹۱ء میں تین رسالے فتح اسلام، توضیح مرام اور ازالہ اوہام تحریر فرمائے اور ساتھ ہی یہ اعلان بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص اِلہام سے مجھ پر ظاہر فرمایا ہے کہ! ''مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اُسکے رنگ میں ہوکر وعدہ کے موافق تُو آیا ہے۔ وَ کَانَ وَعْدُاللّٰہِ مَفْعُوْلًا۔ اَنْتَ مَعِیْ وَ اَنْتَ عَلَی الْحَقِّ الْمُبِیْنِ۔ اَنْتَ مُصِیْبٌ وَّ مُعِیْنٌ لِّلْحَقِّ۔'' (روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۰۲ بحوالہ ازالۂ اوہام) عربی عبارت کا ترجمہ:۔ اور اللہ کا وعدہ پورا ہوکر رہے گا۔ تُو میرے ساتھ ہے اور تُو روشن حق پر قائم ہے۔ تُو راہِ صواب پر ہے اور حق کا مددگار ہے۔

اسی طرح اسی کتاب میں آگے جاکر (روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۴۲) پر آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا:۔

''جَعَلْنٰکَ الْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ (ہم نے تجھ کو مسیح ابن مریم بنایا) اِن کو کہہ دے کہ میں عیسیٰ کے قدم پر آیا ہوں۔''

حضرت بانئے جماعتؑ کے مذکورہ بالا الہامی کلام سے ثابت ہے کہ آپؑ نے اپنی کتاب ازالہ اوہام میں لوگوں کے آگے اپنے موعود مسیح عیسیٰ ابن مریم ہونے کا دعویٰ پیش کر دیا تھا۔ آپکے دعویٰ مسیح موعود میں دراصل آپکے مامور من اللہ، مجدد صدی چہاردہم، مردِ حق، مردِ خدا اور حکم و عدل ہونے کے دعاوی بھی موجود تھے۔ آپکے دعویٰ مسیح موعود کی اشاعت کے بعد علمائے اسلام نے آپکی شدید مخالفت کی۔ مخالف مولویوں کا یہ گروپ دراصل اپنے وقت کا ختم نبوت کا گروپ تھا جو مولوی محمد حسین بٹالوی کی قیادت میں مخالفت میں پیش پیش تھا۔

اب سوال ہے کہ مدعی مسیح موعود اور حکم وعدل حضرت مرزا غلام احمدؑ نے علمائے اُمت کے آگے اپنا دعویٰ پیش کرکے اپنے دعویٰ مسیح موعود کے حوالہ سے کس طرح فیصلہ کرنا چاہا تھا؟ یا بالفاظ دیگر جب آپ پر یہ انکشاف ہوگیا کہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی نزول مسیح عیسیٰ ابن مریم کے آپ مصداق ہیں تو پھر آپؑ نے آنحضرت ﷺ کی اس پیشگوئی کے حوالہ سے فیصلہ کرنے کیلئے کونسا طریقہ اختیار کیا تھا؟ یا ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی مسیح عیسیٰ ابن مریم (جس کے آپ مدعی تھے) کے حوالہ سے فیصلہ کرنے کیلئے آپکا حکم وعدل ہوتے ہوئے کیا طرزِ عمل تھا؟ قارئین کرام:۔ آپؑ نے اِس حوالہ سے مخالفین سے کیا مطالبہ کیا تھا؟ اِس ضمن میں مدعی مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمدؑ مورخہ ۲ / اکتوبر ۱۸۹۱ء کو دہلی میں اپنے ایک اِشتہار بعنوان ''ایک عاجز مسافر کا اِشتہار قابل توجہ جمیع مسلمانان اِنصاف شِعار و حضرات علمائے نامدار'' کے آخر میں اِرشاد فرماتے ہیں:۔

(۱) ''تیسری شرط یہ کہ بحث وفات حیات مسیح میں ہو۔ اور کوئی شخص قرآن کریم اور کتب حدیث سے باہر نہ جائے۔ مگر صحیحین کو تمام کتب حدیث پر مقدم رکھا جائے اور بخاری کو مسلم پر کیونکہ وہ اَصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔ اور میں وعدہ کرتا ہوں کہ اگر مسیح ابن مریم کی حیات طریقہ مذکورۂ بالا سے جو واقعات صحیحہ کے معلوم کرنے کیلئے خیر الطرق ہے، ثابت ہوجائے تو میں اپنے اِلہام سے دستبردار ہوجاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ قرآن کریم سے مخالف ہوکر کوئی اِلہام صحیح نہیں ٹھہر سکتا۔ پس کچھ ضرور نہیں کہ میرے مسیح موعود ہونے میں الگ بحث کی جائے۔ بلکہ میں حلفاً اِقرار کرتا ہوں کہ اگر میں ایسی بحث میں وفات عیسیٰ میں غلطی پر نکلا تو دوسرا دعویٰ خود چھوڑ دوں گا۔ اور اِن تمام

نشانوں کی پروانہیں کروں گا جو میرے اِس دعوے کے مصدق ہیں۔ کیونکہ قرآن کریم سے کوئی حجت بڑھ کر نہیں۔'' (مجموعہ اشتہارات جلد ا صفحہ ۲۳۵ تا ۲۳۶)

(۲)''یاد رہے کہ ہمارے اور ہمارے مخالفوں کے صدق وکذب آزمانے کیلئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات حیات ہے۔ اگر حضرت عیسیٰ درحقیقت زندہ ہیں تو ہمارے سب دعوے جھوٹے اور سب دلائل ہیچ ہیں۔ اور اگر وہ درحقیقت قرآن کی رُو سے فوت شدہ ہیں تو ہمارے مخالفل باطل پر ہیں۔ اب قرآن درمیان میں ہے اِس کو سوچو۔'' (تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۲۶۴ حاشیہ)

فیصلہ کے حوالہ سے مدعی مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمدؑ کا مخالف علماء سے مطالبہ

(۱) مدعی مسیح موعود اور حکم وعدل حضرت مرزا غلام احمدؑ کے مذکورہ بالا اقتباس سے قطعی طور پر ثابت ہے کہ آپ علیہ السلام نے علمائے اُمت کو یہ نہیں فرمایا تھا کہ آئیں پہلے میرے دعویٰ مسیح موعود یا مامور من اللہ یا مرد حق یا مرد خدا ہونے کے دعویٰ کی صداقت پرکھنے کیلئے گفتگو کرتے ہیں۔ جب میرا دعویٰ مسیح موعود یعنی مامور من اللہ سچا ثابت ہوگیا پھر تم نزول مسیح عیسیٰ ابن مریم کے سلسلے میں اپنا حیات مسیح ابن مریم اور نزول مسیح عیسیٰ ابن مریم ناصری کے عقیدے کو غلط سمجھ کر چھوڑ دینا۔ قارئین کرام مدعی مسیح موعود اور حکم وعدل حضرت مرزا غلام احمدؑ نے یہ نہیں فرمایا تھا بلکہ برخلاف اِسکے آپؑ نے علمائے اُمت کو کہا تھا کہ اولاً ہم آپکے حیات مسیح عیسیٰ ابن مریم ناصریؑ کے عقیدہ کے بارے میں قرآن کریم اور احادیث صحیحہ کی روشنی میں گفتگو کریں گے۔

(۲) اور اگر قرآن کریم اور احادیث صحیحہ کی روشنی میں آپکا حیات مسیح ابن مریم کا عقیدہ یعنی حضرت مسیح ابن مریم کے زندہ بجسم عنصری آسمان پر چڑھنا سچا ثابت ہوگیا یا بالفاظ دیگر میرا وفات مسیح عیسیٰ ابن مریم کا مؤقف غلط ثابت ہوگیا تو پھر اِسکے بعد خاکسار (جو کہ مدعی مسیح موعود ہے) کے دعویٰ مسیح موعود یا مامور من اللہ پر الگ سے گفتگو کرنے کی ضرورت ہی نہیں رہے گے اور میں اُن تمام الہاموں اور نشانوں سے بھی دستبردار ہوجاؤں گا جو کہ میرے دعویٰ مسیح موعود کے مؤید ہے۔

(۳) حضرت بانئے سلسلہ احمدیہؑ نے اپنے مخالفین کے آگے (جو کہ اُس دور کے ختم نبوت گروپ کے نمائندے تھے) اپنے دعویٰ مسیح موعود اور اپنے مامور من اللہ ہونے کے حوالہ سے ایک انتہائی معقول اور تقویٰ پر مبنی مؤقف اختیار کیا تھا لیکن مخالفین اپنے حیات مسیح کے عقیدہ کو سچا ثابت کرنے یا حضرت مرزا صاحبؑ کے وفات مسیح کے مؤقف کو جھوٹا ثابت کر کیلئے تیار نہیں تھے۔ اُنکا سارا زور اور مطالبہ یہ تھا کہ مدعی مسیح موعود اور مامور من اللہ حضرت مرزا غلام احمدؑ اپنے دعویٰ مسیح موعود اور اپنے مامور من اللہ ہونے کے دعوے کو سچا ثابت کریں۔

مدعی مسیح موعود کا اپنے دعویٰ مسیح موعود پر گفتگو کرنے سے پہلے حیات مسیح ابن مریم کے عقیدہ پر بحث کرنے کی وجوہات اور اِسکی حکمتیں

حیات مسیح ابن مریم پر گفتگو کرنے کی وجوہات اور اِسکی حکمتوں کا ذکر کرنے سے پہلے خاکسار اپنے مؤقف کی وضاحت کیلئے مدعی مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمدؑ کے چند اقتباسات پیش کرنا چاہتا ہے جن کا تعلق ہمارے موضوع سے ہے۔ آپؑ اپنے ملفوظات میں فرماتے ہیں:۔

''اصل بات یہ ہے کہ جب تک اِنسان کسی بات کو خالی الذہن ہوکر نہیں سوچتا اور تمام پہلوؤں پر توجہ نہیں کرتا اور غور سے نہیں سنتا۔ اُس وقت تک پرانے خیالات نہیں چھوڑ سکتا۔ اِس لیے جب آدمی کسی نئی بات کو سُنے تو اُسے یہ نہیں چاہیے کہ سُنتے ہی اُس کی مخالفت کیلئے تیار ہوجاوے بلکہ اُس کا فرض ہے کہ اُسکے سارے پہلوؤں پر پورا فکر کرے اور اِنصاف اور دیانت اور سب سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کے خوف کو مدنظر رکھ کر تنہائی میں اِس پر سوچے۔'' (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۱ تا ۲)

قارئین کرام:۔ حضورؑ کے مذکورہ بالا اقتباس سے ظاہر ہے کہ کسی نئے نقطہ نظر کو جاننے اور پرکھنے کیلئے پہلے متلاشی حق کا خالی الذہن ہونا بہت ضروری ہے۔ پرانے عقیدہ کو چھوڑنے اور نئے نقطہ نظر یا نئے دعویٰ پر غور وفکر کرنے اور حق پانے کیلئے ضروری ہے کہ انسان پہلے اپنے ذہن میں بیٹھے ہوئے کسی عقیدہ سے اپنے ذہن کو خالی کرے۔ تبھی وہ نئے دعویٰ یا نئے نقطہ نظر کی طرف سچی اور منصفانہ توجہ مبذول کر سکے گا۔ پرانے عقائد جو عادات میں داخل ہوجائیں اُنہیں چھوڑنا یا اُن سے اپنے ذہن کو خالی کرنا کس قدر مشکل ہے۔ اِس سلسلہ میں حضرت حکم و عدل علیہ السلام اپنی کتاب نزول المسیح (روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۱۳) پر ارشاد فرماتے ہیں:۔

(۱) ''ہاں سچ ہے کہ ہر ایک عقیدہ جب عادت میں داخل ہوجاتا ہے تو اس کا چھوڑنا مشکل ہوجاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح جو مدت کے فوت ہوچکے آپ لوگوں کے خیال میں وہ اب تک بجسم عنصری آسمان پر بیٹھے ہیں۔ مگر سچ تو یہ ہے کہ آسمان پر نہیں بلکہ آپ لوگوں کے دل پر بیٹھے ہیں اور پُرانے عقیدوں کی وجہ سے ہر دم زبان پر نزول کر رہے ہیں۔''

(۲) اسی سلسلہ میں آپؑ ایک دوسری جگہ پر اپنے ملفوظات میں فرماتے ہیں:۔ ''جب ایک عقیدہ پرانا ہوجاتا ہے اور دیر سے انسان اس پر رہتا ہے تو پھر اُسے اِسکے چھوڑنے میں بڑی مشکلات پیش آتی ہیں۔ وہ اِسکے خلاف نہیں سن سکتا بلکہ خلاف سننے پر وہ خون تک کرنے کو تیار ہوجاتا ہے کیونکہ پرانی عادت طبیعت کے رنگ میں ہوجاتی ہے۔ اس لیے میں جو کچھ کہتا ہوں اسکی مخالفت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ایک جمے ہوئے خیال کو یہ لوگ چھوڑنا پسند نہیں کرتے۔'' (ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۵۳۸)

قارئین کرام:۔ مدعی مسیح موعود حضرت حکم وعدلؑ کے مذکورہ بالا اقتباسات سے قطعی طور پر ثابت ہوجاتا ہے کہ جن عقائد کیساتھ کوئی انسان پیدا ہوتا ہے یا وہ عقائد جو اُسکی عادات میں داخل ہوجاتے ہیں یا داخل کردیئے جاتے ہیں۔ ایسے عقائد کو چھوڑنا یا ایسے عقائد سے اپنے ذہن کو خالی کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ اور جو عقیدہ کسی انسان کے دل ودماغ میں بیٹھا ہوا ہونے کیساتھ ساتھ اُسکی عادت میں بھی داخل ہو چکا ہو۔ ایسے کسی عقیدہ سے اپنے ذہن کو خالی کرنا انتہائی مشکل ہوتا ہے۔ اور جب تک کسی انسان کا ذہن خالی نہ ہو تو اُس وقت تک وہ کسی نئے نقطہ نظر یا نئے دعویٰ کی طرف سچی، منصفانہ اور غیر جانبدارانہ توجہ نہیں کرسکتا۔ اب آتے ہیں اس سوال کی طرف کہ حکم وعدل اور مدعی مسیح موعود نے اپنے دعویٰ مسیح موعود پر گفتگو کرنے کی بجائے پہلے مخالف علمائے اسلام کو حیات مسیح ابن مریم کے عقیدہ پر گفتگو کرنے کیلئے کیوں دعوت دی تھی؟

(۱) مدعی مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمدؑ کے وقت میں اُمت محمدیہ آنحضرت کی نزول مسیح عیسیٰ ابن مریم کی پیشگوئی کے سلسلہ میں اجماعی طور

پر یہ عقیدہ رکھتی تھی کہ آنحضرت ﷺ کی نزول مسیح ابن مریم کی پیشگوئی کے مصداق موسوی مسیح عیسیٰ ابن مریم ہیں جو کہ بن باپ پیدا ہوئے تھے اور جنہیں اللہ تعالیٰ نے صلیب سے بچا کر اُنکے مادّی جسم کیساتھ آسمان پر اُٹھالیا تھا۔مزید برآں یہ کہ حیات مسیح ابن مریم کا یہ عقیدہ ہزاروں سال سے مسلمانوں کے دل و دماغ میں نہ صرف جما ہوا تھا بلکہ یہ اُنکی عادات میں بھی داخل ہو چکا تھا۔لہٰذا جب تک حیات مسیح ابن مریم کے پرانے عقیدے کے سچا یا جھوٹا ہونے کا فیصلہ نہ ہو جاتا تب تک مسلمانوں کا مدعی مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمدؑ کے دعویٰ کی طرف سچی، منصفانہ اور غیر جانبدارانہ توجہ کرنا اِنتہائی مشکل تھا۔لہٰذا مدعی کے اپنے دعویٰ مسیح موعود سے پہلے حیات مسیح ابن مریم ناصری کے عقیدہ پر گفتگو کرنے کی پہلی وجہ اور حکمت یہ تھی کہ حضرت مرزا غلام احمدؑ نے اپنے دعویٰ مسیح موعود پر گفتگو کرنے کی بجائے یہ معقول اور مناسب سمجھا تھا کہ پہلے پرانے اور مروجہ عقیدے حیات مسیح ابن مریم کے سچے یا جھوٹے ہونے پر فیصلہ کر لیا جائے۔

(۲) دوسری وجہ یا حکمت یہ تھی کہ اگر از روئے قرآن کریم حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم کا زندہ بجسم عنصری آسمان پر اُٹھایا جانا درست ثابت ہو جاتا ہے تو پھر اس ثبوت کے بعد کسی اُمتی فرد کے دعویٰ مسیح موعود پر گفتگو کرنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں رہے گی۔لیکن اگر از روئے قرآن کریم حیات مسیح ابن مریم کا عقیدہ باطل ثابت ہو گیا تو پھر اِسکے بعد کسی اُمتی فرد کا دعویٰ مسیح موعود خود بخود قابل غور بن جانا تھا۔یعنی جب مسلمانوں نے حیات مسیح ابن مریم کو ایک جھوٹا عقیدہ سمجھ کر چھوڑ دینا تھا اور اِس سے اپنے اذہان کو خالی کر لینا تھا تو پھر لازمی بات تھی کہ وہ کسی اُمتی فرد کے دعویٰ مسیح موعود پر سنجیدگی کیساتھ غور و فکر کرتے۔یہی دوسری وجہ اور حکمت تھی کہ حضرت مرزا غلام احمدؑ نے اپنے دعویٰ مسیح موعود پر غور و فکر کرنے سے پہلے مسلمانوں کے دل و دماغ میں جمے ہوئے اور اُنکی عادات میں داخل حیات مسیح ابن مریم کے عقیدہ کے سچے یا جھوٹے ہونے کا فیصلہ پہلے کرنا چاہا تھا۔

(۳) اگر حیات مسیح ابن مریم کا عقیدہ پہلے سے مسلمانوں کے دل و دماغ میں جما ہوا اور اُنکی عادات میں داخل ہوا نہ ہوتا تو پھر یقیناً مدعی مسیح موعود اپنے دعویٰ کی صداقت پر گفتگو کرنے کیلئے علمائے اسلام کو دعوت دیتے۔اور پھر حضرت مرزا صاحبؑ کو یہ الہام بھی نہ ہوتا کہ۔۔۔

''مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اُسکے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تُو آیا ہے۔'' بلکہ اس طرح الہام ہوتا کہ۔۔''میرے نبیؐ کی پیشگوئی کے مطابق تو موعود مسیح ابن مریم ہے اور اُسکے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تو آیا ہے۔'' یہ الہام کہ ''مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اُسکے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تُو آیا ہے۔'' ہونے کی وجہ دراصل اُمت محمدیہ میں مسیح عیسیٰ ابن مریم ناصریؑ کا زندہ بجسم عنصری آسمان پر چڑھ جانے کا غلط اور باطل عقیدہ تھا۔

(۴) مدعی مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمدؑ کا اپنے دعویٰ کی بجائے پہلے حیات مسیح ابن مریم پر گفتگو کرنے کی چوتھی وجہ اور حکمت کے سلسلہ میں خاکسار حضرت پیر سراج الحق نعمانیؓ کی کتاب تذکرۃ المہدی کا ایک حوالہ درج کرتا ہے۔پیر صاحب جامع مسجد دہلی میں ہونے والے مباحثہ میں حضورؑ کے بارہ حواریوں میں سے ایک تھے۔آپؓ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:۔

''جب نماز ہو چکی پھر مولوی نذیر حسین کو مولویوں نے محاصرہ میں لے کر دالان میں جو دروازہ شمالی کی جانب تھا۔جہاں پہلے بٹھایا تھا جا

بٹھایا۔مولوی محمد حسین بٹالوی تو استاد کے پاس حفاظت میں رہا لیکن مولوی عبدالمجید وغیرہ کئی مولوی آ گئے اور افسر پولیس سے باتیں کرنے لگے۔اِدھر سے غلام قادر نے خوب،سوال وجواب کئے اور یہاں تک بولے کہ جہاں تک بولنے کا حق تھا۔مولوی عبدالمجید نے افسر پولیس سے کہا کہ یہ شخص مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور ہم تم کو ناحق پر جانتا ہے اور حضرت مسیح بن مریم کو جو ہم تم دونوں زندہ آسمان پر یقین کرتے ہیں۔یہ مُردوں اور وفات شدوں میں جانتا ہے۔یہ کہتا ہے کہ مسیح کی حیات ووفات میں مولوی نذیر حسین گفتگو کریں اور ہم کہتے ہیں کہ خاص اِنکے دعوے مسیح موعود ہونے میں بحث کریں۔غلام قادر فصیح صاحب نے من جملہ اور باتوں کے افسر پولیس سے یہ کہا۔دیکھئے حضور جب تک عہدہ خالی نہ ہو تب تک کوئی اس کا ہرگز مستحق نہیں ہوتا۔جب پہلے مسیح کی وفات وحیات پر گفتگو ہو لے۔تب آپکے مسیح موعود ہونے میں گفتگو ہو۔ابھی تو یہ لوگ مسیح علیہ السلام کو زندہ سمجھتے ہیں۔اگر حیات مسیح ثابت ہوگئی تو آپکے دعویٰ مسیح موعود میں کلام کرنا عبث ہے ۔یہ دعویٰ خود باطل اور ردّ ہو جاوے گا اور جو مسیح کی وفات ثابت ہوگئی تو پھر آپکے مسیح موعود میں بحث کرنا ضروری ہے کہ وہ آنیوالا مسیح یہی ہے یا کوئی اور اِس اُمت میں سے۔۔۔افسر پولیس نے کہا کہ بے شک یہ بات صحیح ہے تم لوگ کیوں اس میں گفتگو اور بحث نہیں کر لیتے۔وہ اَفسر تو اس بات پر جم گیا۔‘‘(تذکرۃ المہدی صفحہ ۲۵۴)

قارئین کران:۔مدعی مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمدؑ نے مذکورہ بالا چند وجوہات کی بنا پر مخالف علمائے اسلام کے آگے یہ مطالبہ پیش کیا تھا کہ میرے دعویٰ مسیح موعود پر گفتگو کرنے سے پہلے قرآن کریم اور احادیث صحیحہ کی روشنی میں آپکے حیات مسیح ابن مریم اور اُنکے زندہ بجسم عنصری آسمان پر اُٹھائے جانے کے عقیدہ پر گفتگو کر لی جائے۔اور حضورؑ کا یہ مطالبہ ہر لحاظ سے معقول،جائز،مناسب اور برحق تھا۔

خاکسار کے دعویٰ سے پہلے خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کے سچا یا جھوٹا ہونے کا فیصلہ کرنا کیوں ضروری ہے؟؟

اب آتے ہیں ۲۰؍فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود کی طرف۔واسطی صاحب اور دیگر قارئین کرام سے گذارش ہے کہ یہ مذکورہ الہامی پیشگوئی محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ پر چلہ ہوشیار پور کے دوران نازل ہوئی تھی۔الہامی پیشگوئی کی اشاعت کے وقت ملہم نے موعود زکی غلام کو اپنا جسمانی لڑکا سمجھتے ہوئے زکی غلام کے آگے بریکٹ میں لفظ (لڑکا) لکھ دیا تھا۔آپؑ نے اسی موعود زکی غلام کو مصلح موعود کا لقب دیا اور آپ اِسے اپنا جسمانی لڑکا سمجھتے ہوئے ساری زندگی اِسے اپنی جسمانی اولاد میں ڈھونڈتے رہے۔زکی غلام کے سلسلہ میں محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ پر نازل ہونے والی تیرہ (۱۳) مبشر الہامی بشارتیں اِس حقیقت کا فیصلہ کر دیتی ہیں کہ یہ موعود زکی غلام یا مصلح موعود محمدی مریم کے گھر میں بطور جسمانی لڑکا پیدا ہی نہیں ہوا تھا۔اور جب یہ زکی غلام یا مصلح موعود ملہم کے گھر میں پیدا ہی نہیں ہوا تھا تو پھر ملہم کا کوئی لڑکا بھی مصلح موعود نہیں ہوسکتا تھا۔سادہ سی بات ہے کہ جو موعود وجود ملہم کے گھر میں پیدا ہی نہیں ہوا اُس سے متعلقہ الہامی پیشگوئی کا مصداق ملہم کا کوئی جسمانی لڑکا کیسے ہوسکتا تھا؟ملہم کے گھر میں اُس کا آخری جسمانی لڑکا مبارک احمد ۱۴؍جون ۱۸۹۹ء کو پیدا ہوا تھا۔مبارک احمد کی پیدائش کے بعد ملہم کے گھر میں نرینہ اولاد کا سلسلہ منقطع ہوگیا لیکن زکی غلام کی الہامی بشارتوں کا سلسلہ آپؑ کی وفات

تک جاری رہا۔مبارک احمد کی پیدائش کے بعد زکی غلام کے حوالہ سے آٹھ الہامی بشارتیں نازل ہوئیں جو اِس حقیقت کا بین ثبوت ہیں کہ وہ زکی غلام جسے ملہم نے مصلح موعود قرار دیا تھا اور علاوہ اِسکے اللہ تعالیٰ نے ملہم کی وفات سے پہلے اُسے مثیل مبارک احمد قرار دے کر ملہم اور اُسکے پیروکاروں پر یہ ظاہر فرما دیا تھا کہ مصلح موعود ملہم کا کوئی جسمانی لڑکا نہیں ہوگا بلکہ اُس نے اپنی آخری الہامی بشارت (جو ۶، ۷ رنومبر ۱۹۰۷ء کو نازل ہوئی تھی) کے بعد جماعت احمدیہ میں پیدا ہونا تھا۔جونہی مرزا بشیر الدین محمود احمد ۱۴ رمارچ ۱۹۱۴ء کو خلافت کی گدی پر براجمان ہوئے تو ایک ماہ بعد ہی دنیادار اور ناعاقبت اندیش صحابیوں نے اپنی تقریروں اور تحریروں میں اُنکے متعلق مصلح موعود ہونے کا اعلان کر دیا (دیکھئے الغلام ڈاٹ کم۔نیوز ۵)

بعدازاں جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے ۱۹۴۴ء میں ایک نفسانی خواب کی بنا پر حلفاً مصلح موعود ہونے کا اعلان کر دیا۔اور پھر ۱۹۴۴ء سے لے کر اِمسال ۲۰۱۶ء تک تہتر (۷۳) دفعہ یوم مصلح موعود منا منا کر جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد کے مصلح موعود ہونے کے باطل عقیدے کو سادہ اور حضورؑ اور آپکی اولاد کی عقیدت میں مخمور احمدیوں کے دل و دماغ میں بٹھا دیا گیا۔جھوٹے الہام اور جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کے نتیجہ میں بعدازاں دعوے کے دس سال بعد ہی خلیفہ صاحب کے انتہائی سخت حفاظتی نظام کے باوجود اُنکی شہ رگ پر حملہ ہو گیا۔اور پھر اس قاتلانہ حملہ کے بعد قریباً گیارہ سال بستر مرگ پر انتہائی تکلیف دہ حالت میں گزار کر ۸ رنومبر ۱۹۶۵ء کو وہ فوت ہو گئے۔

قارئین کرام:۔خاکسار سے پہلے جماعت احمدیہ میں حضورؑ کے ایک بیٹے جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے دعویٰ مصلح موعود کیا ہوا ہے اور جماعت احمدیہ نے نہ صرف اُنکے دعویٰ کو قبول کیا بلکہ تہتر (۷۳) دفعہ یوم مصلح موعود منا منا کر عام احمدیوں کے دل و دماغ میں اس عقیدے کو راسخ کر دیا گیا ہے۔جیسا کہ میں حکم و عدل حضرت مرزا غلام احمدؑ کے ایک دو حوالے پیش کر چکا ہوں کہ جب عقائد دل و دماغ میں بٹھا دیئے جاتے ہیں تو پھر ایسے عقائد (خواہ وہ کتنے ہی غیر حقیقی اور خلاف عقل ہوں) کو چھوڑنا انتہائی مشکل کام ہوتا ہے۔

ثانیاً حضورؑ نے یہ بھی نصیحت فرمائی ہے کہ کسی نئے نظریہ یا نقطہ نظر کی فوراً ہی تکذیب نہیں کرنی چاہیے بلکہ متلاشیان حق کو چاہیے کہ وہ اپنے اذہان کو ہر قسم کے تعصّبات سے خالی کر کے نئے نظریہ پر غور و فکر کریں۔۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود کا معاملہ بھی آنحضرت ﷺ کی نزول مسیح عیسیٰ ابن مریم کی پیشگوئی سے ملتا جلتا ہے بلکہ میں تو یہاں تک کہتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ کی نزول مسیح عیسیٰ ابن مریم کا اصل مصداق محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کو بشارت دیا گیا زکی غلام ہے۔اور اس طرح الہامی پیشگوئی مصلح موعود دراصل آنحضرت ﷺ کی نزول مسیح عیسیٰ ابن مریم کی پیشگوئی کا ہی ایک حصہ ہے۔اور اللہ تعالیٰ کی عجیب قدرت ہے کہ اِبتلاء کے حوالہ سے اِس کا معاملہ بھی آنحضرت ﷺ کی نزول مسیح عیسیٰ ابن مریم کی پیشگوئی کی طرح ہو گیا ہے۔آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی نزول مسیح عیسیٰ ابن مریم کے سلسلہ میں اُمت محمدیہ میں یہ غلط فہمی پیدا ہو گئی کہ موسوی مریم علیہ السلام کا موعود زکی غلام (جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی میں مسیح عیسیٰ ابن مریم قرار دیا تھا) کو چونکہ اللہ تعالیٰ نے صلیب سے بچا کر زندہ بجسم عنصری آسمان پر اُٹھا لیا تھا۔لہٰذا آنحضرت ﷺ کی نزول مسیح عیسیٰ ابن مریم کی پیشگوئی کے مطابق اب اُسی نے آسمان سے زندہ بجسم عنصری نزول فرما کر دین اسلام کے فتح اور غلبے کی راہ ہموار

کرنی ہے۔اور یہ باطل عقیدہ ہزاروں سال سے مسلمانوں کے دل و دماغ میں پرورش پا کر اُنکے ایمان اور عادات میں داخل ہوگیا۔جب ۱۸۹۱ء کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحبؑ پر حیات مسیح کے باطل عقیدہ پر سے پردہ اُٹھا دیا تو حضرت مرزا صاحبؑ کے آگے یہی مشکل تھی کہ مسلمان اور بطور خاص علمائے اسلام اپنے دل و دماغ میں جمے ہوئے اور اپنے عادات میں داخل حیات مسیح ابن مریم کے باطل عقیدے کو پس پشت ڈال کر حضرت مرزا غلام احمدؑ کے نئے الہامی دعویٰ کہ ''مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اُسکے رنگ میں ہوکر وعدہ کے موافق تُو آیا ہے۔'' کی طرف کسی طرح دھیان دینے کیلئے تیار نہیں تھے۔تبھی مدعی مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمدؑ نے ۲/ اکتوبر ۱۸۹۱ء کو دہلی میں ایک اشتہار کے ذریعہ پہلے حیات مسیح ابن مریم کے عقیدے کا سچا اور جھوٹا ہونے کا فیصلہ کرنے کیلئے علمائے اسلام کو گفتگو کی دعوت دی۔اور مدعی مسیح موعود کی ایسا کرنے کی غرض یہی تھی کہ قرآن کریم کی بین آیات کے ذریعہ پہلے علمائے اسلام کے اذہان کو حیات مسیح کے باطل عقیدے سے خالی کیا جائے۔جب اُنکے اذہان حیات مسیح کے باطل عقیدے سے خالی ہوجائیں گے تو پھر وہ کسی اُمتی فرد کے دعویٰ مسیح موعود پر سنجیدگی کیساتھ غور و فکر کرنے کیلئے تیار ہوجائیں گے۔

جناب خالد واسطی صاحب:۔(۱) ہمارے آقا مدعی مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمدؑ کو ایک صدی قبل جو مصیبت حیات مسیح ابن مریم کے باطل عقیدے کی وجہ سے درپیش تھی۔آج ایک صدی بعد وہی مصیبت محمدی مریم کے موعود زکی غلام کو بھی جناب خلیفہ ثانی صاحب کے جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کی وجہ سے درپیش ہے۔

(۲) جس طرح ایک صدی قبل ہمارے آقا اور حکم و عدل مدعی مسیح موعود نے علمائے اسلام کے اذہان کو حیات مسیح ابن مریم کے باطل عقیدے سے خالی کرنے کیلئے پہلے اُنہیں قرآن کریم اور احادیث صحیحہ کی روشنی میں حیات مسیح ابن مریم کے عقیدہ پر گفتگو کرنے کیلئے دعوت دی تھی تا کہ بعد ازاں آپکے دعویٰ مسیح موعود پر سنجیدگی کیساتھ غور و فکر کرنے کیلئے راہ ہموار ہوجاتی۔بالکل اسی طرح عرصہ ۲۳ سال سے خاکسار مدعی موعود زکی غلام مسیح الزماں (مصلح موعود) بھی قادیانی خلفاء اور علماء کو اپنے دعویٰ سے پہلے قرآن کریم اور محمدی مریم کی ۱۳ الہامی بشارتوں کی روشنی میں جناب خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کے سچے یا جھوٹے ہونے کا فیصلہ کرنے کیلئے بلا رہا ہے۔قادیانی علماء خاکسار کے دعویٰ موعود زکی غلام مسیح الزماں کے متعلق بات کرنے کیلئے تو شاید تیار ہوجائیں لیکن وہ اور اُنکے خلیفے جناب خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود پر پہلے گفتگو کرنے کیلئے کبھی تیار نہیں ہونگے۔

(۳) جناب خالد واسطی صاحب:۔ایک صدی قبل مدعی مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمدؑ نے فرمایا تھا کہ اگر قرآن کریم اور احادیث صحیحہ کی روشنی میں حیات مسیح ابن مریم اور آپکا زندہ بجسم عنصری آسمان پر اُٹھایا جانا ثابت ہوگیا تو میں اپنے الہامی دعویٰ سے دستبردار ہوجاؤں گا اور اُن نشانوں کی بھی کچھ پرواہ نہیں کروں گا جو کہ آپکے دعویٰ مسیح موعود کے موئید تھے۔بعینہٖ آج میں بھی قادیانی جماعت کو یہ کہتا ہوں کہ اگر قرآن کریم اور محمدی مریم کے زکی غلام کے سلسلہ میں تیرہ (۱۳) الہامی بشارتوں کی روشنی میں جناب خلیفہ ثانی صاحب کا دعویٰ مصلح موعود سچا ثابت ہوگیا تو میں اپنے دعوے پر نظر ثانی کرلوں گا۔اور اپنے اُس الہامی نظریہ (Virtue is God) کو بھی چھوڑ دوں گا جو کہ الہامی

پیشگوئی مصلح موعود کا علمی، الہامی اور قطعی ثبوت ہے۔

(۴) اگر جماعت احمدیہ میں جناب خلیفہ ثانی صاحب نے ایک نفسانی اور جھوٹے دعوے کیساتھ الہامی پیشگوئی مصلح موعود پر قبضہ نہ کیا ہوتا اور احمدی حضرات اپنے آقا اور بانئے جماعت حضرت مرزا غلام احمدؑ کے مبشر اور موعود زکی غلام (مصلح موعود) کے نزول کا انتظار کر رہے ہوتے تو جماعت احمدیہ میں نزول فرمانے والا مدعی موعود زکی غلام مسیح الزماں قادیانی خلفاء کو پہلے خلیفہ ثانی کے دعویٰ پر غور وفکر کرنے کی کبھی دعوت نہ دیتا بلکہ خلفاء اور علماء اور احمدیوں کے آگے اپنے صداقت کے دلائل پیش کرتا۔ لیکن جماعت احمدیہ میں خلیفہ ثانی صاحب کا ایک جھوٹا دعویٰ کر کے الہامی پیشگوئی مصلح موعود پر قبضہ کرنا اور پھر خلفاء اور علماء کا تحریروں اور تقریروں کے علاوہ یوم مصلح موعود منا منا کر اِسے نہ صرف احمدیوں کے دل و دماغ میں داخل کرنا بلکہ اُنکی عادات میں بھی داخل کر دینا وہ وجہ ہے کہ نزول فرمانیوالا موعود زکی غلام اپنے آقا حکم وعدل حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کی طرح قادیانی خلفاء اور علماء کو اپنے دعویٰ کی بجائے پہلے خلیفہ ثانی کے دعویٰ مصلح موعود کے سچے یا جھوٹے ہونے کا فیصلہ کرنے کیلئے بلا رہا ہے۔ اور وہ اُنہیں کہتا ہے کہ اگر خلیفہ ثانی کا دعویٰ مصلح موعود سچا ثابت ہوجاتا ہے تو پھر میرا دعویٰ خود بخود ختم ہوجائے گا اور اِس پر گفتگو کرنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں رہے گی۔

(۵) جناب خالد واسطی صاحب:۔ جب ہم دونوں فریقوں (خاکسار اور قادیانی خلفاء اور علماء) کے آگے فیصلہ کرنے کیلئے آنحضرت ﷺ کی نزول مسیح عیسیٰ ابن مریم کی پیشگوئی کے حوالہ سے حضرت امام مہدی و مسیح موعود اور اُمتی نبی کی ایک سنت اور طرز عمل موجود ہے تو پھر الہامی پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں تصفیہ کیلئے ہمیں حضرت حکم وعدل علیہ السلام کی سنت اور طرز پر عمل کرنے میں کیا حرج ہے؟؟

خاکسار

مَردِ حق کی دُعا

عبدالغفار جنبہ۔ کیل، جرمنی

موعود زکی غلام مسیح الزماں۔ موعود مجدد صدی پانزدہم

۴ر نومبر ۲۰۱۶ء

☆☆☆☆☆☆☆☆